

عَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ

مجلس شورای ملی

جلد ۱۵

مطلبو علم میں مشیت پرور ہونا چاہیے

(+1) $\frac{1}{2}$

این کتاب در سال ۱۲۰۴

سورج کی بجائی کا کہنے میں شک

مجلس اول در بیان احوال و حال
و اخبار و سیرت و صفات

مجلس اول در بیان احوال و حال

وكانت هذه هي الحالة التي كانت عليها
البلاد في ذلك الوقت

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسمًا من موسمي القرآن الكريم

[illegible]

مجلس شورای ملی
روز دوشنبه ۱۳۰۲

الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وكرمه

کے ہمارے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔ ان کے ساتھ ہیں۔

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

الحمد لله الذي جعلنا من عباده
الذين هم خير من عباده

۱۰۰۰
 ۱۰۰۰

[illegible]

۱۰۰

کتابخانه عمومی و موزه ملی ایران
تهران - خیابان ولیعصر - پلاک ۱۰۰

[illegible][illegible]

مجلس اول
در بیان احوال و حال

الحمد لله الذي جعل العلم نوراً يضيء القلب ويهدي السبيل
والعلم هو نور القلب والقلب هو نور العلم

لا تتركوا هذه الحجة على ما هي عليه
ولا تتركوا هذه الحجة على ما هي عليه

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور اس کی وجہ سے
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے اور اس کی وجہ سے

مجلسی عالی و اعلیٰ تاسیس شد

میرزا علی محمد قزوینی

۱۱۱. *Handwritten text in Arabic script, likely a continuation of the previous page.*

Handwritten note: *Handwritten text, possibly a signature or date.*

نور افشان

پادری اے ایچ۔ بونیک صاحب یہ ہے۔ اپنا بیتر
پادری جی این۔ خاکسار صاحب پادری ایچ۔ کوکشا صاحب (ایشیوت)
پادری طالب الدین صاحبی ہے۔ پادری پی۔ سی۔ ایچ۔ صاحب (ایک بیتر)

مذہب عیسوی کا طریق مطالعہ

مختلف مذاہب دنیا میں ملنے میں اور ان مذاہب کے
شائع اور فرقوں کے کچھ کچھ اور فرقوں میں پائے جاتے ہیں اکثر
مذاہب اپنی تعلیم میں کسی ایک ہی طریق علم کے پابند ہیں جس سے
بالکل واضح ہو کہ ان مذاہب کی بنیاد عقلی فلسفہ و حکمت پر ہو
پر الہام پر مبنی نہیں ہو مگر مذہب عیسوی کا ایک بہت ہی مختصر
ہر کتاب کی بنیاد قرآن پر قائم ہے اس کی تعلیمات عقیدوں کی
تشریح و توضیح کرتی ہو مگر قرآن کو ان کی نہیں۔ تو وہ تعلیمات کی
بند نظر کرتی ہیں جن پر مذہب ایک مذہب فائدہ کی تعلیم کو دیکھ کر غریبی
واضح ہو کہ مذہب عیسوی میں عقیدوں اور تعلیمات پر دور دور
ان سے تعلیمات خدا کی سب سے بڑی کتاب میں حقائق درج
ہیں اور ان میں ان حقائق سے تعلیم اور ترویج کی تعلیم دیکھ کر سنا جو
حقائق غیر میں پائے جاتے ہیں ان کو وہ بالذات مذہب اور تفصیل
بیان کر سکتا ہو۔ اور وہ ان حقائق کی تفسیر کی سب سے بڑی عقل
تفصیل ہو کہ الہام کی کتاب میں بھی وہی دستور عقلی لکھا ہو
یعنی الہام انسانی تو اس میں خالص ہے جو کلمات کی تفسیر
اور تالیف کرے جس میں سے معلوم ہو کہ تفسیر خدا کرے۔ اب
اگر ہم مذہب کی چار تعلیموں کا مطالعہ کیا جائے۔ تو ہم سب کو
کہہ دیں کہ عیسوی کی بنیاد زندگی مندرج ہو۔ اور جو تعلیمات اس میں
سے اخذ کی جاتی ہیں۔ وہی ہیں جو اس کی زندگی اور کام سے
صادر ہوئے ہیں۔ وہی عقلی حقیقتیں کی تواریخ عیسوی اور خدا کا نہیں

ہو بلکہ آئندہ پر یہاں کر کے کچھ پر ختم ہوتی ہو۔ عیسوی میں جو
کچھ الہام خدا اپنی نسبت کرتا ہو۔ اور تعلیم کے پیش نہیں کرتا ہو
بلکہ انسانی تواریخ میں اپنے وجود کا اظہار کرتا ہو۔ اب اگر ہم
قرآن کی سورۃ فاتحہ یعنی **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ**۔
پر غور کریں تو نظر آئے گا کہ اس میں ان کی حقیقت اور توحید پر خالص
عیسوی میں پائی جاتی ہو۔ اس لحاظ سے قرآن کو وہاں کی کتاب
کہہ سکتے ہیں جس کی بنیاد کچھ تو کتب مقدسہ پر رکھتے تھے اور اگر
یسوی بلکہ۔ وہی کتابوں پر کچھ کچھ کی تعلیم اپنی لوگوں کو نئی عقل
ہوتی ہو جو کتب الہامیہ کو ایک دوسرے سے جدا کر کے عقلی
مطالعہ کرتے ہیں مگر عقلی مطالعہ کرنے سے مسیح خداوند کا عقل
شرعیہ زبور اور انبیاء کے کلام کا فائدہ عقلی نظام ہو۔
قول کتب الہامیہ کی تفسیر مذہبی مسئلہ کے طور پر
پائی جاتی ہو جو مختلف فرقوں پر دور دورہ نظر ہو رہی ہو عیسوی میں
مذہب عیسوی ترقی اور عقل کی طرف ترقی کر رہی ہو رہی ہو
روم عیسوی مذہب کا دور سفر صریح ہو کہ اس کی تعلیمات
میں جو کچھ بھی لکھا ہو۔ اور اس وجہ سے موجودہ عقلی گناہ
یہاں بل پر اس مذہب کو اپنی ترقی تہذیب میں متذہب
نہیں پاتے۔ بلکہ اپنا معاون اور ہم کار پاتے ہیں تواریخ
اور حال میں لکھا ذکر عیسوی میں ہو۔ ایک مجموعہ اور آئینہ ان
تواریخ و تعلیمات کا ہو۔ جس کا شاہد اور تجربہ ہر ایک قوم کو کرنا چاہیے
ہو۔ لہذا عقل میں جو اسے الہام پائے جاتے ہیں۔ جو عقل و فطرت
اور واقعات میں تھمے گئے ہوں ان کے سلسلہ وار مطالعہ
میں صورت ترقی نظر آئے گی۔ یعنی ہر ایک کتاب کا اپنا پتہ ہوگا
کا مری ہو۔ اور انہم کو بھی یہ نظر رکھا ہو۔ جو کہ ان کے تہذیب
میں خصوصیت پائی جاوے گی اور بالکل کے لحاظ سے عیسویت۔
علم الہی کا کام ہو کہ ہر شخص الہام کو بالذات ترتیب دیکھا ہو۔
عیسویت کے ساتھ خصوصیت الہام کا پایا جائے اس صورت
سے عقلی نہیں ہو کہ اس بات پر وال ہو کہ اگر عقلی سے عقلیت
کی پیدائش کے بعد اپنا عقل اس سے عقلی قطع نہیں کیا

led: the total
on May 4
The Gosh
making the
Akhona form
estimated.
on May 10
intercommen
the, which is
Towers to re
the ship
the people but
the absence of
of Colum
It be satisfied
nality from
confession
of Anap
in Jordan of
Turkey the
on mountains
Cret
ndian Captain
served in of
ere wounded
to Constantin
ated at the
Polonia and
ge have been
headquarters
for Palesti
will be sent.
on May 11
Greek troops
that drove
of Crete, and
most of the
the "Domen
making these
ward inhabi
refuge in the
situation and
attempts to
ed one per
Scripture
on.
he held this
List of
is in which
to meet be
ten (Sherry
College
t.
tant theme
should be
for Ashbo
ON.
K. English
on 18, 18
al 2, 1897
r 18, 22 with
in
to the
cept



ہوئے ہیں اور اس بات کو تسلیم کرنا چاہیے کہ اس پرانی ہندو
پہلے جو نہیں ہم پر خدا سب کے لوگوں کی خدمت میں انہیں
کہتے ہیں کہ انہیں کا معاملہ کتنے جیسی کی غرض سے نہ کریں۔ بلکہ
یکجہ کی غرض سے جینہاں سے نیت سے جسک ایک حق
انعام قدرت کا ملے اور نہ ہو کہ

مسلما

ہندو عزیز

محمد یونکاباغی عیسیٰ عیسیٰ کا اللہ

ہونا قرآن سے ثابت ہر

ثابت آیت و جلال اللہ بن اتمعولہ قورق
کفر و الی یوم القیمۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ کی
ہمت تک کہ اگر تم لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کے عہد رسالت
سے لیکر قیامت تک کی ابتداء صحت ہو گئی ہے نہ ماضی
مستقبل میں عیسیٰ کی نسبت باقی رہی کہ گناہ اس کا ہیں اسی
آپ پر ایمان لایا ہو گا کہ عیسیٰ کے موم کے متبعین کیونکر ہو
اور اگر اللہ کے اتباع میں ہو جائیں انہیں عیسیٰ کیونکر رہے
وہاں ان کے ایمان سے ان کے ایمان سے جنوں۔

جیسیب۔ ہرگز نہیں بلکہ عیسیٰ جو بار کے بلانہ
کا اللہ کے سوا نہیں بلکہ وہ سلطان عیسیٰ کو صلہ کی جنون
لیہ تھا اس نے عیسیٰ کی فرماں برداری اور اتباع حقیقت میں
وہاں عیسیٰ کا جس قدر تعجب یا قاصد کی پس ہم اپنے مالک
وہاں کے نام سے منسوب کئے جاتے ہیں نہ کہ تعجب یا
قاصد کے نام سے۔

مفسرہ نظر یہ بات تیسرے کس طرح معلوم ہوئی کہ عیسیٰ
مفسرہ بطور تعجب یا قاصد یا اور بطور مالک و سلطان۔ کیونکہ
اس صورت میں تو عیسیٰ کا درجہ محمد سے نہایت ہی حقیر
قرار پاتا ہے اور محمد نے تو عیسیٰ کو آپ سے کہیں اعلیٰ و افضل
ہر صورت قرآن میں بتایا ہے کہ عیسیٰ کو اللہ نے بتایا ہے اور
خود کو عید اللہ یعنی خدہ اللہ کا۔

جیسیب۔ ہرگز نہیں بلکہ معلوم ہے قرآن میں اپنے کو
مہمان ترقی پایا ہے اور جس کی خدمت میں اس کی عیسیٰ
کو اللہ کے ہی نہیں بتایا بلکہ عیسیٰ عطا فرما دیا ہے کہ کیا
کہ انصاف سے عیسیٰ کو اللہ میں اللہ مانتے ہیں۔

مفسرہ نظر یہ کہ آپ بخاری ۱۰۰۰ سورۃ مائدہ ۱۱۱
یہاں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ
اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ
اف کرم ووردہ ہونے کا لکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ
لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ

وہ اپنے زمین میں اللہ سے زیادہ متبرک و سوار ہے اسے
کی کتا و کچھ مت کہہ سوائے اس کے نہیں ہو کہ عیسیٰ کی
اللہ تعالیٰ کا جیسا ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اس سے سب سے زیادہ
اس کی روح پر اس تمام بار و اس کے عجب ہون پر یہی حال
اللہ مت کہہ کر کہ عیسیٰ میں۔ ہم نے قلم سے بہتر بنا دیا اس کے
نہیں بچا لیا ایک مہر ہو۔

اب بارہم ازاد کر کہ عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے خلق کیا
مطلق مانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے ہرگز نہ، اللہ میں میرا نہ
ہرگز نہ بلکہ عیسیٰ میں ہی اللہ میں سوائے اللہ کے اور
کوئی ایسا کہ نہیں ہو جو اللہ سے نہایت ہی سوائے اللہ کے
اللہ کہ نہیں اور ۱۰۰۰ یہ بھی جانتے ہیں کہ کچھ دھڑ اللہ
موجود ہوا اس لئے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا کہ عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ
نہج آپ میں تقیم ہو اور ۱۰۰۰ یہ بھی معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ
نہج کہ حکم کرے وہاں ۱۰۰۰ لے والا جو اس نے وہاں

محمد نے ہرگز اور ۱۰۰۰ یہ بھی معلوم ہو کہ عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے
وہ عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ
عصا جب ذات و صاحب اللہ و صاحب روح کی عیسیٰ اللہ
اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ
ہیں سوائے عیسیٰ کے ہرگز نہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو
اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ
سوال کا جواب کہ ذات اللہ کیا ہے وہی دینا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ہرگز اس سوال کا جواب کہ کثرت اللہ کی ہے وہی دینا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نہج اس کا جواب کہ ذات اللہ کیا ہے وہی دینا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
کیونکہ اللہ میں غیر اللہ کچھ بھی نہیں ہے پس جب آیت لکھا
ہے کہ عیسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ
روح اللہ کا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ
اور فی الحقیقت کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ
عیسیٰ کو۔

جیسیب۔ وہ حضرت مہا کہ ایک آج کو یہ نہیں معلوم ہے
کہ تو معلوم ہے عیسیٰ کو مثل آدم کے مخلوق بتایا۔ اور مثل
عیسیٰ عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا
تو عیسیٰ کو عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا
مفسرہ نظر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ
یہ کہہ کر کہ عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا
جیسیب۔ اس طور سے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد
یہ فرما دیا کہ عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا
راہی حق آدم میں عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا
یعنی خدا نے آدم کو کسی سے پیدا کیا اور اس سے کہا کہ تیرا
پس وہ ہوا کہ آدم سے یہ فرما دیا کہ عیسیٰ کو خلق کیا اور
نزدیک ایک آدم کی سی ہو تو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا اور
سے خلق کیا اس طرح عیسیٰ کو خلق کیا۔ پس
عیسیٰ خلق ہوا۔

مفسرہ نظر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو خلق کیا اور اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ



ہی کلام وضاحت اور وضاحت کے ساتھ کلام مستجاب یا مبین
ہیں سے اکثر ذہنی متنبہ معلوم ہوں گی ایسے جسے گاہے
گاہے ہونے چاہئیں ساسید کو کہ باور کی کوکلت تھ صاحب
آیت وہی ایسے جسے جاری رکھیں گے

(نامہ نگار)

عیسائیوں میں سنگاری کا رواج

وہ مشرقی و جنوبی نوافشاں کے انگریزی قیدی
میں شیخ سہاوی بیٹے کو شہرستان کے مشنوں کی توجہ دلا
تعلیم اور ترقی و ترقی کے جہاز سے ملے عیسائیوں کو ترقی اور ترقی اور
سنگاری کے کام سکھانے کی طرف جونی چاہتے نہایت
سوزن اور ضروری ہے بہت اس قسم کے عیسائی ہمارے
درمیان پائے جاتے ہیں جو واقعی اپنا وقت اور اپنی عمر
موا بیکاری میں ضائع کرتے ہیں انہوں نے کوئی جدی
پیشہ اختیار نہیں کیا ہے بلکہ ان کے زعم و خیال میں
یہ سہاوی ہے کہ وہ سنگاری یا کسی قسم کا فن پیشہ اختیار
کیا تو ان سے بہت سی مکارا کی نیت پر وجہ گناہ اور
انگڑت اور خواری کے گھٹے میں گرا جائے جو حقیقت تو یہ ہے
کہ ان کی موجودہ حیثیت گھٹنے پر ہے شہر خوار و غریب کی طرح اپنے
ملاپ پچھنے رہتے ہیں اور اپنے پاؤں پر گھڑے نہیں لگتے
انہیں کہ سنت کی روک نہیں پائی جاتی ان کو وہ ضرور سنے کا
کون نہ گھرے ہر ایک سچا غور اور کھٹا گواہ ایسا گھیر کر
کہ ان سے خدا کی پناہ بہت نہایت ہی ضروری ہے
میں چھ مہینے عیسائیوں اور یہ ہوں کہ ہم ہدی کے سنے
ہیں اور ہر چہ کہیں کہ ہمارے شہنشاہ کی خوشنود اور نوافشاں
سے ہم کو بہت کچھ نصیب ہوا ہے اور ہمیں کے لئے ہم کو انگریزی
اور سب پاس ہرگز نہ ہونا چاہئے سنگاری کے لئے
اور انہیں جاری کریں تاکہ وہ سچی مراد و عورت جو کمال
تعلیم سے بہرہ ور ہے عمر میں کوئی نہ کوئی فن پیشہ

اختیار کریں اور اپنی دلی رونی عزت اور آبرو کے ساتھ
کھا کھائیں اس میں شک نہیں کہ ایسے لوگ جنہوں نے
کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار کیا ہے وہ کسی کے لئے زیب ہوگا
اور ان کا فن نہ صرف وہ صاحب کے لئے باعث تعلق اور جلال
سی بھی نہ ہو گا بلکہ ہدی عرض ان سچی صاحبان سے
ہو جو بفضل خدا تعلیم یافتہ اور ترقی کار ہیں اور نہ دستاوی
سیہوں کے روحانی اور دنیاوی پیروی کے دلی خواہاں
ہیں کہ وہ اس ترقی پر راوی اور پیش اور اجلاس اور
اختیاروں کے توجہ سے خوب اس پر چڑھا کریں

اگر ہر سنگاری میں آئندہ ہفتہ اس امر پر چاہاں
بوقت کرینگے ایک تجربہ کار انگریز صاحب سے ہم نے کہا
کہ شہرستانی بیویوں کی بیکاری سے نہایت ناگہانی ہوتی ہے
پر ہمسار ہم نے بولی دیکھا ہے کہ کل شہرستانی سچی بلکہ سنگ
جوا کے سبھی میں کس اقتصاد اور سنگاری کے ساتھ حکم نظر
کو ہمارے دی گئے ہیں وہ سب سب سے ہیں جو ہاں
کار والی سے صاف تشریح ہو کہ وہ اتفاقاً ہی ایک اور پرچہ نکلا
ہو جو بل تعلق نہ ہو عیسائیوں کا اس جوبلی کی کاروائی
میں شہرستانی ہر شہرستانی کی اور اس سنگ کے فرق میں
دیکھو گے لہذا ہم کو سب سے کہہ کر کہ بالآخر ہر فن فعال
نوب چڑھ کریں تاکہ آئندہ کچھ دیکھ لیں اور اسے ایک ہی
ایسا شہنشاہ کہ ہم کو معلوم ہے جس نے سنگاری
کے کام کی طرف توجہ دی ہو اور وہ یہ سبیل میں ہو جو سب
ہر سنگ شہرستانی ساحل کی طرف متوجہ ہے مفصلہ ذیل اس
غیر طلب میں

۱۔ سنگاری کی دکانوں کی ضرورت محسوس
ہو رہی ہے تاکہ وہ سبھی شہر جو عوبلی کے کٹے کی مصداق
گھٹے گھٹے کوئی نہ کوئی فن پیشہ سیکھنے سے ان کا کو
ہیں انہیں اور کام حاصل کریں
۲۔ وہ سب سب کے کام کی اس طرف ترقی کریں

ضرورت یہ ہے کہ ایسے کام سے ان کی آمدنی کی صورت
نکلے جو روحانی کام یا سچی اخلاص میں صرف ہو
۳۔ ضرورت اس لئے تاکہ ہمارے سچی ہمت یہ
تعلیم حاصل کرے کہ کسی قسم کے فن پیشہ اختیار کرنے
سے ہمارے عزت میں فرق نہیں آتا بلکہ سچ کے نونہ پر چلن
ہو جس نے خود متواتر تیش برس و سنگاری کا کام اختیار
کیا اور اس کو اختیار بخشا ہم نہیں جانتے کہ ہمارے
سنگ کے سبھی لوگ ایک قسم کی اور بوزہ گری کا پیشہ اختیار
کریں بلکہ اپنی بہت بہت پر لٹا کر اپنی آزادی کو برقرار
رکھیں اور اپنی سوکھی پسلی صاف بن کر رہیں

چھاوٹی سیالکوٹ کی فاشہ عورات

اور انگریزی لباس

مشرقی نوافشاں اس مضمون کو فائدہ عام بہم پہنچا
اپنے کسی گوشہ میں گھمے دیکھ مضمون اسان فرمائیں کہ ہم نے ہائی
اس میں تھوڑی بہت ہر سب صاحب بہادری و فانی سے
انفاشا ہونا چاہتے ہیں بلکہ اسید ہو کہ آپ سیر سے اس
کا ذخیرہ میں جانوں ہوں گے
یہاں کی فاشہ عورات نے اپنے آپ کو لباس
انگریزی میں تبدیل کیا ہے جس سے سیرت و دل کو سخت مدد
پہنچا ہے کہ یہ نگہ بہ گاڑی اور کمر میں سلاہ کر ہم گھمے چھٹی
ہیں۔ اور اور بعض ہمارے شہنشاہ صاحبان کی ایڈیاں
بھی چھٹی ہیں جس سے بالکل تفریق نہیں ہو سکتی۔ کہتا ہے یہ
فاضل عورت ہیں بیکوئی ایک ایسی عورت جو ہر
سابقہ مشرت صاحب بہادری نے ان کو ایک نئی حکم کی
رو تھا کہ تم لوگ انگریزی لباس کبھی نہ پہنا کر نہ ہم کو کوئی
دل آرام دے اب چھوڑو یہ لباس چھوڑو اس پر ہے

0 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30
LINE
PRINTED IN JAPAN

انکو دیکھیں سے لگے ہاتھ لگ کر نہیں تھا جسباب تمام
 بھائی کی صاحبزادی بیس کے سیکر قیام کرتی ہیں جس سے
 لکھی آدھی کاغذ چھوٹی کے کتے بالکل ختم تھی۔ لکھے
 انیسویں سو قصبہ سے خوشنمیز کپتان جے ایم کر سکی تھا
 بہادر شیریں بھائی کی بلکہ لکھی کے غریبوں یہ موضع نہایت
 گندی اور آلودہ تھا کہ فرماویں گے۔ اور اسی زمین پر
 نہایت کچھڑی۔

راقت

ایک باشندہ بھائی بیکوٹ

سج گاہ و یونانیوں کا

ایتھنز میں ۵۰ یونان نے ترک سے جنگ
 جاری کی تھی تاہم لکھا گیا ہے

لندن میں ۵۰ ترک دو سو سی بار مقام شہر
 سے لپکے گئے ہیں جس پر کہ مقام شہر کے قہا
 کے میدان میں صف باندھ کر جنگ شروع ہو گیا ہے
 یونانیوں نے بھی مارنیا میں ایک ترک جہاز
 پکڑ لیا ہے جس پر سریشمینہ باروت لیس ہوا نہایت
 سارستہ۔

میرس میں ۵۰ کل رات یہاں پر ایک سخت
 غوغا مچ گیا۔ بجلی کی ٹھنی کے تاروں کے جھرسے
 جاتے سے یہ آگ بید ہوئی۔ ایک ہزار ایک گھڑی کے جنے
 ہونے سبب ان کے کتے لگ رہے تھے جس میں لالہ باہر گئے
 جیسے لگا لگا ہی دروازہ تھا۔ آگ لگنے کے وقت
 میرا زانو بے لگ ہوا تھا اور میرا باروت کے انڈھ
 بالکل جھکڑا کس گیا۔ اس میں فرانس کے
 نامی شخص حاضر تھے۔ ایک سو گیارہ لاکھ

ملا۔ دانش کے کھڑوں کے ایک حیرت انگیز
 ایتھنز میں ۵۰ مقامات پر سدا اور
 لکھ دو بار کی لڑائیں ہوئیں ہر دو وقت پر یونانیوں
 نے ترکوں کے ستواڑھوں کا ستاہ کیا دونوں طرف
 بہت نقصان ہوا۔ مشہور است ہر سدا میں فوج
 کے آگے تھے اور ان کو بہت داتے تھے۔

کڑن پرنس کی فوج کل شام و دوکانی
 طرف چھوڑا کے جنوب مغرب میں جو ہر تیس
 واپس ہو گئی ہے۔ اس جنگ ترکوں کے حملہ کی انتہائی
 پہاڑی پر۔ چرسا کو یونانیوں نے غالی کروا کر
 سریشمینہ کے دستے دیشیو کو چھوڑ دیا اور شاہ
 دو کو یا لیسہ کو واپس ہوا ہے۔

طافیتیں سچ بچا کر رہی ہیں
 لندن میں ۵۰۔ چرسا سے یونانیوں کا
 ہتھیار ہٹا کر کی فتح کا تیج ہے۔ ترکوں نے چرسا
 کا قبضہ کر لیا ہے۔

لندن میں ۵۰۔ یونانیوں نے چرسا
 کے مقامات کو چھوڑ دیا ہے۔ یونانیوں نے میدان
 کے عبور کرتے وقت ترک توپخانے سے سخت نقصان
 اٹھایا ہے۔

لندن میں ۵۰۔ مقام چرسا میں یونانی کینڈ
 کو بار بار دھکے دے کر خیرہ اور گلی توپ چھوڑ
 گئے ہیں۔

لندن میں ۵۰۔ طافیتیں سچ بچاؤ کے لئے
 بالکل تیار ہیں مگر یونان کی دروغی ست کی منتظر
 معلوم ہوتی ہیں۔

شاہ ولیم سچ بچاؤ سے چسپوشی کر رہے
 جب تک کہ ترک غالی نہ کر دیا جاوے مگر دیکھو
 سے رضامندی نہ ہوگا۔

یونانیوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ
 اور سب پرکھ دیکھیں کہ کریت سے واپس جائیں
 لندن میں ۵۰۔ یونانی گزشتہ کار
 سے فوج کو واپس طلب کر لینے کے فیصلہ
 می طور پر چھوڑنے کے یہ سچ بچاؤ کی اپنی
 ہر یونانی فوج سے کچھ بھی مخالفت نہیں ہوئی ہے۔
 لیکن کریت کے باقی ایک اب اسے ہر سے ہیں
 حالہ کریت و ساس واپس بلایا گیا ہے۔

یقین کیا جاتا ہے کہ سلطان روم گریس
 کسی معقول تدابیر جنگ کے لینے اور توسل کی
 کے شرعی حق کی حد بندی کی درستگی کر لے
 راضی ہو جائے گا۔ سلطان روم کریت کو خود
 دینے کے دھارہ کھاتا ہے۔

برٹش وائس راجپن راج کے ماتحت
 چرسا میں جو غازی سے دستہ ان میں سے
 سکپان برچ کے بھی ہو گئے۔

عثمان پاشا قسطنطنیہ میں واپس بلایا
 کہ کہ سلطان روم مقام سادھیکا اور دیگر مقامات پر
 اسکو آفرین گئی ہے اس سے کج گئے ہیں۔

لندن میں ۵۰۔ کارڈاسسری نے ہوس
 آفہ روس میں کی مات کو کپکاپہاں نے ایک
 خط لکھ کر کس بچ بچاؤ کی درخواست نہیں کی ہے۔

لندن میں ۵۰۔ کریت سے یونانی فوج کے
 ہٹ لینے کے علاوہ جرمن اسلحہ گاہ کو یونان کو کریت
 کی خود تھائی پر راضی ہونا چاہئے اور بغیر کسی شکی
 کے طائفوں کی صلح کو قبول کرنا چاہئے۔ یونانی
 کے مطیع ہو گیا ہے اور اب ایک خط اس مضمون کا
 کہیں شرط نہ کرے بلکہ سچ بچاؤ کی شرط نہ کرے
 اور اس کی خواہش ہے۔

